

HITEC ISLAMICUS

Available Online: <https://hitecislamicus.hitecuni.edu.pk/>

Online ISSN: 3105-4099 - Print ISSN: 2521-0777

مباحث نبوت کی تفہیم میں شیخ عبدالحق کی کتاب مدارج النبوة کا وصفی مطالعہ

**Understanding of the discussion of the Prophethood
from the book Madarij an-Nubuwwah of Shaykh Abdul
Haq Dehvi (A descriptive Analysis)**

ڈاکٹر سعدیہ بیگم

وزٹنگ لیکچرر شعبہ سیرت و اسلامی تاریخ، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

sadia.begum.vt8442@iiu.edu.pk

طاہرہ جمیل

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ سیرت و اسلامی تاریخ، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

tabajabeen1@gmail.com

Abstract

This paper presents a descriptive analysis of the discussions on Prophethood in the book *Madārij al-Nubuwwah*, of the renowned scholar Shaykh Abdul Haq Dehvi. What is his viewpoint on Prophethood in his book *Madarij an-Nubuwwat*? And how does he discuss it? This research paper answers this question. The study focuses on fundamental theological themes, such as the nature of Prophethood, the necessary qualifications of the prophets, their distinctive attributes, infallibility (Ismat), miracles, and the core objectives behind their divine mission. Shaykh Abdul Haq approaches these topics with a balanced methodology, combining authentic traditional sources with rational argumentation and philosophical depth. His exposition reflects not only scholarly rigor but also a clear alignment with mainstream Sunni theology. What distinguishes his treatment is his ability to communicate complex philosophical ideas in an accessible and intellectually engaging style. This analytical review aims to organize and highlight the doctrinal insights found in *Madārij an-Nubuwwah*, offering readers a comprehensive understanding of Shaykh Dehvi's theological perspective. In doing so, it also addresses many of the modern intellectual challenges and misconceptions related to the concept of

Prophethood. The article shows how classical Islamic scholarship, as represented by Shaykh Abdul Haq, remains relevant for contemporary discourse and can provide robust answers to current ideological doubts. Through this research, not only does one gain a deeper appreciation of Dehlvi's contributions to Islamic theology, but the study also offers a meaningful model for how traditional beliefs about Prophethood can be reaffirmed and articulated in the present age.

Keywords: Shaykh Abdul Haq Dehlvi, Madārij an-Nubuwwah, Understanding, discussion, Prophethood.

تعارف:

مدارج النبوة جو کہ برصغیر پاک و ہند میں سیرت النبی ﷺ پر لکھی جانے والی اہم کتب میں سے ہے۔ جس میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کر کے حضرت شیخ الحدیث محدث دہلوی نے موضوع کا بہترین انداز میں احاطہ کیا ہے۔ زیر نظر مقالہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشہور تصنیف مدارج النبوة میں بیان کردہ مباحث نبوت کا ایک علمی اور وصفی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس مطالعہ میں بالخصوص ان موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اسلامی علم کلام میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں، جیسے کہ منصب نبوت، انبیاء کرام علیہم السلام کے اوصاف، ان کی عصمت، معجزات کی حقیقت اور بعثت انبیاء کے اہداف و مقاصد۔ شیخ عبدالحق دہلوی نے ان مباحث کو نہایت متوازن انداز میں پیش کیا ہے، جہاں وہ ایک طرف معتبر روایات سے استدلال کرتے ہیں تو دوسری طرف عقلی استنباط اور حکیمانہ بصیرت کا سہارا بھی لیتے ہیں۔ ان کی تحریر نہ صرف علمی وسعت کی مظہر ہے بلکہ اہل سنت کے اصولی نظریات کی عکاسی بھی کرتی ہے۔ ان کا اسلوب اس انداز کا ہے کہ وہ فلسفیانہ نکات کو بھی عوام فہم زبان میں بیان کرتے ہیں۔ یہ مقالہ نہ صرف مدارج النبوة کے فکری مباحث کو منظم انداز میں سامنے لاتا ہے بلکہ عصر حاضر میں نبوت کے متعلق پیدا ہونے والے فکری و فلسفیانہ اشکالات کا مدلل جواب بھی فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے نہ صرف محدث دہلوی کے افکار کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکتا ہے بلکہ اسلامی عقائد کی عصر نو میں ترجمانی کا ایک علمی ماڈل بھی سامنے آتا ہے۔ یہ مقالہ دو مباحث پر مشتمل ہے جن میں پہلی بحث شمائل و خصائص النبی ﷺ جبکہ دوسری بحث مکارم اخلاق و معجزات پر مشتمل ہے۔

بحث اول: شمائل وخصائل نبوی ﷺ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف کا آغاز عام سیرت نگاروں کی روایت سے ہٹ کر ولادت اور نسب سے ابتداء کرنے کے بجائے حضور ﷺ کی خلقت اور حسن وجمال سے ابتداء کی ہے۔ باب اول اسی عنوان سے ہے۔

چہرہ اقدس ﷺ

اس بارے میں شیخ عبدالحق دہلوی لکھتے ہیں کہ: (اما وجہ شریف وے ﷺ مرات جمالی الھی و مظہر انوار لامتناہی وے بود) ¹۔ ترجمہ: حضور ﷺ کا چہرہ اللہ تعالیٰ کے جمال کے لیے آئینہ ہے اور اس قدر انوار الہی کا مظہر ہے کہ اس کی حد نہیں۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ما رأیت شیئاً أحسن من رسول اللہ ²۔ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین و بہتر کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ مزید لکھتے ہیں " ما رأیت انساناً یا "رجلاً" نہیں کہا بلکہ "ما رأیت شیئاً" کہا یعنی آپ کا حسن وجمال نا صرف انسانوں بلکہ ہر چیز پر فائق اور احسن ہے۔ ³

حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کو چاند کے ساتھ تشبیہ دینے میں حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ لکھتے ہیں: در ترجیح تشبیہ جمال آں حضرت بجاہر تشبیہ آفتاب چنانکہ سابقاً اشارتی بآں کردہ شد گفتہ اند کہ ماہ پر می کند دیدہ را: نور خود انس می گیرد ولذت می یابد ول بمشاهدہ ممکن راست نظر کردن بوی بخلاف آفتاب کہ خیرہ می گرداند نظر را ذوق نمی بخشد دل ⁴۔ ترجمہ: حضور ﷺ کا چہرہ انور سورج کے بجائے چاند کے ساتھ تشبیہ دینے کو ترجیح دینے میں حکمت یہ ہے کہ چاند کو نظر بھر کے دیکھا جاسکتا ہے اور انس ولذت دل کو مشاہدہ کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے بخلاف سورج کے اس کی طرف دیکھنا مشکل ہے وہ آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے اور ذوق بھی حاصل نہیں ہوتا۔"

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: کہ میں نے رسول ﷺ کو چاندنی راتوں میں دیکھا ہے اس وقت آپ کے جسم اطہر پر سرخ جوڑا تھا میں کبھی آپ کے روئے انور کو دیکھتا اور کبھی چاند کی تابانی کو خدا کی قسم میرے نزدیک چاند سے زیادہ بہتر آپ معلوم ہوتے تھے۔ ⁵ مزید لکھتے ہیں: تشبیہ حله جفت جامہ را گویند ردا و ازار و مراد بحمر جامہ کہ خطھائے سرخ دارد نیست تحقیق محدثین و خطا کرد ہر کہ حله را بر جامہ ابریشمین حمل کردہ حمر ابرسرع۔ ⁶ ترجمہ: حله کپڑے کے اس جوڑے کو کہتے ہیں جس

میں چادر اور تہبند ہوتا ہے اور حمرہ سے سرخ دھاریوں والا کپڑا مراد ہے یہ محدثین کی تحقیق ہے جو لوگ حلے کوریشی جامے اور حمرہ کو محض سرخی پر محمول کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔"

آنکھیں مبارک

کان اشہل العینین آپ کی چشموں نے مبارک اشہل تھی یعنی سیاہی مائل بسرخی تھیں۔ ایک روایت میں ادعج العینین گہری سیاہ آنکھ والے اس ضمن میں حضرت شیخ نے حضور ﷺ کی نظر مبارک کی رسائی کا تذکرہ فرمایا بہت ہی کے حوالے سے حضرت عائشہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ ثریا میں گیارہ ستارے ملاحظہ فرماتے تھے۔ حضور ﷺ کی بصارت و بینائی کی تعریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ تاریکی میں بھی ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا دن کی روشنی میں۔⁷ اس کے بعد اس روایت کی تین تاویلات بیان کی ہیں جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں تمہیں آگے اور پیچھے سے یکساں دیکھتا ہوں۔ اس کے بعد حضور ﷺ کے کان مبارک جبین مبارک حواجب شریفہ کے بارے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو حالت غضب میں نمودار ہو جاتی تھی اس کے علاوہ حضور ﷺ کے دہن مبارک کے بارے لکھتے ہیں اور روایت بیان کرتے ہیں: کان رسول اللہ ﷺ ضلیع الفم۔ رسول اللہ فراخ دهن تھے۔ 8 اس کے بعد لعاب دهن، تبسم شریف کا تذکرہ کرتے ہیں اور روایت نقل کرتے ہیں لم ينتساب النبي قط نبی کریم ﷺ نے کبھی جماہی لی اور خٹک کبھی تبسم سے آگے نہیں بڑھا۔⁹

آواز مبارک

حضور ﷺ کی آواز مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: اما صورت شریف وی صلی اللہ علیہ وسلم بود احسن اصوات و بود آن حضرت احسن الناس صوتا و احلاہم و نبود ہیبچکس خوش آواز تر و شیرین کلام از و اصدق الناس لہجۃ -¹⁰ ترجمہ: حضور ﷺ کی آواز مبارک غایت درجہ پیاری تھی آپ کی آواز اور اس کی شیرینی تمام آوازوں سے زیادہ حسین اور دلکش تھی اور کوئی شخص بھی آپ سے بڑھ کر خوش آواز اور شیریں کلام نہیں گزرا۔ آپ کے کلام کی توصیف میں آیا ہے لوگوں میں سچی گفتگو کرنے والا۔

کلام میں فصاحت لسانی

مزید حضرت شیخ مدارج نبوت میں آپ کی فصاحت لسانی کلام میں ندرت اور جامعیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ تو حضور کے ایسے اوصاف میں سے ہیں جو آپ کی باقی انبیاء پر فضیلت کی وجوہات میں سے

ایک ہے۔ اور روایات نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: أدبني ربي فاحسن تأديبي - ¹¹ترجمہ: میرے رب نے مجھے ادب سکھایا تو میرے ادب کو بہت اچھا کر دیا۔ آپ ﷺ کے فصیح اور جوامع الکلم ہونے پر روایات نقل کرتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی علیہم نے فرمایا میں تمام عرب میں فصیح ہوں اور "أوتيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، واختصر في الكلام" ¹²کہ "مجھے جوامع الکلم دیا گیا اور میرے لئے کلام مختصر کیا گیا" اس کے بعد حضرت شیخ نے بطور نمونہ تقریباً تالیس احادیث نقل فرمائی ہیں جو آپ ﷺ کے کلام کی جامعیت کو واضح کرتی ہیں۔

شیخ یہ حدیث "الدِّينُ النَّصِيحَةُ" ¹³ دین اول تا آخر نصیحت و بھلائی ہے "حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: (وحدیث الدین النصیحة مشتملت بر تمام علوم اولین و آخرین آگے علماء عالم جمع آئند و بشرح آن زبان کشانید جزوی از آن نیاید۔ ¹⁴ترجمہ: کہ اس ایک حدیث میں اولین و آخرین کے علوم اور علماء کائنات اس کی شرح کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

مسئلہ خضاب کی وضاحت

اس کے بعد شیخ نے حضور ﷺ کے سر مبارک اور موئے مبارک بارے تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے مسئلہ خضاب کی بھی وضاحت فرماتے ہیں کہ یہ بات یقینی ہے کہ شباب رعب اور ہیبت کے لحاظ سے دین کے دشمنوں پر ایک قوت ہے۔ قوت اور اظہار شوکت میں اس کا بڑا دخل ہے اور شیب یعنی بڑھاپا ضعف کی علامت ہے۔ البتہ آپ ﷺ کے چند بالوں میں سفیدی ظاہر تھی اور وہ بھی خوف و خشیت الہی کی بنا پر تھی۔ اور اس بارے میں علماء کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: (اختلاف کردہ اند علماء کہ آنحضرت خضاب کردہ یا نہ اکثر بر اند کہ نکرده و مذہب محدثین انیست زیرا کہ نرسیده بود پیرے۔ ¹⁵ترجمہ: علماء اختلاف کرتے ہیں اکثر کی رائے یہی ہے اور محدثین کا موقف بھی کہ آپ ملا ہم بڑھاپے کو پہنچے ہی نہیں تو خضاب کیوں لگاتے۔"

اس کے بعد حضرت شیخ نے گردن، منکبین، صدر شریف، قلب اور بطن اطہر سینہ مبارک اور مہر نبوت کا تذکرہ تفصیل سے کیا ہے اور اس کے بعد کیفیت کے بارے میں کلام کیا ہے پھر دستہائے مبارک، قدم مبارک، پنڈلیاں اور بے سایہ ہونے کا بھی ذکر فرماتے ہیں۔ آپ کی رفتار مبارک کا ذکر کرتے ہوئے رفتار کی دس اقسام کا بھی تذکرہ کرتے ہیں اور دس اقسام کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ رفتار کی اعلیٰ قسموں میں

"ہون" ہے جس کی مداح خود قرآن نے فرمائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: {يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا} ¹⁶ (جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں)۔

حضور ﷺ کی ازدواجی زندگی کا تذکرہ

اس کے علاوہ حضرت شیخ نے حضور ﷺ کی ازدواجی زندگی اور اس کے معمولات کا بھی تذکرہ کرتے ہوئے پہلے باب کا اختتام فرمایا ہے۔ باب اول کے اختتام میں مکملہ ذکر کرتے ہیں جس میں حضور ﷺ کی مجلس کا تذکرہ بھی فرماتے ہیں کہ آپ کی مجلس اس طرح تھی کہ آپ اٹھتے بیٹھتے خلوت اور جلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے ممتاز جگہ نہ بیٹھتے اپنی تمام تر توجہ مجلس میں مرکوز رکھتے ہر شخص کو اس کے مرتبے اور قابلیت کے معیار کے مطابق عنایت فرماتے۔ حضور ﷺ ایام کی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ: (مجلس او مجلس علم و حلم و حیا و صبر و امانت و بلند کردہ نمیشد دروے آواز یاد ذکر کردہ نمیشد و روی حرام و سخن ناشائستہ و ظاہر و شائع گردانیدہ نمی شد۔ ¹⁷) آپ ﷺ کی مجلس پاکیزہ، باحیا، علم و حلم، صبر و امانت پر مبنی ہوتی تھی اگر مجلس میں کسی سے ناشائستہ حرکت ہو بھی جاتی تو پردہ پوشی فرماتے۔ اس باب میں مصنف نے حضور ﷺ شمائل و خصائل پر سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے بلکہ حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ طوالت کے طوالت کے پیش نظر اس مقالہ میں چند اقتباسات پر اکتفا کیا ہے۔

بحث ثانی: مکارم اخلاق کے بیان میں

حضرت شیخ کے طرز تحریر کی ایک خاصیت یہ ہے کہ جو عنوان بھی قائم کرتے ہیں ابتدا میں ان الفاظ کے معانی کی وضاحت ضرور فرماتے ہیں جو عربی لغت پر آپ کی مہارت کی دلیل ہے چنانچہ باب دوم کے آغاز میں لفظ خلق کی لغوی تحقیق و تعریف کرتے ہیں کہ: "خلق ایک ایسی طاقت اور ملکہ ہے جس کی وجہ سے افعال با آسانی صادر ہوتے ہیں" ¹⁸ اور پھر اس پر مزید بحث اس بات میں کرتے ہیں کہ آیا خلق پیدا نشی اور طبعی صفت ہے یا اکتسابی خصلت ہے کہ جسے بندہ مشقت اور محنت کے بعد حاصل کر سکے بعض علماء اسے پیدا نشی اور طبعی سمجھتے ہیں اور بعض اکتسابی احادیث کی روشنی میں علماء کے اختلاف کا تذکرہ فرما کر یہ نتیجہ اخذ فرماتے ہیں کہ بعض اخلاق جبلی اور پیدا نشی ہیں اور بعض کسی اور احتیاری تطبیق یوں ہے کہ جو اخلاق صحبت اور عادت کی بدولت حاصل ہوں ان کا تبدیل کرنا آسان ہے لیکن جو بعض اخلاق جبلی، طبعی اور دائمی ہوتے ہیں ان کا بدلنا دشوار ہے لیکن اس کے باوجود تبدیلی امکان سے باہر نہیں۔ ¹⁹

انبیاء کے مکارم اخلاق

لفظ خلق کی لغوی تحقیق و تعریف کرنے کے بعد حضرت شیخ انبیاء کے مکارم اخلاق کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: (واعتقاد باحد کرد مکارم اخلاق و محامد صفات از صورت و سیرت و جمیع کمالات و فضائل و محاسن حاصل است تمام انبیاء و رسل را و ایشان مرجع و قایق اند از تمام افراد بشری و رتینہ ایشان اشرف رتب و درجہ ایشان ارفع درجات است و چہ عالی و رفیم باشد مقام کسان کہ اجتهاد کرد و برگزید حق سبحانہ ایشان بفضل خود و مدم کرد ایشان را در کتاب خود صلوة اللہ و سلامہ علیہم) ²⁰ یہ عقیدہ رکھنا انبیاء کے متعلق کہ انبیاء میں اخلاق اور محامد موجود ہوتے ہیں اور بنی نوع انسان کو تمام بشری قوتوں میں ترجیح حاصل ہوتی ہے۔ ان کے رتبے اور درجے سب سے بلند ہوتے ہیں وہ لوگ کتنے عظیم ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے برگزیدگی کا شرف بخشا اجتبا اور اصطفاء سے سرفراز بنا کر اپنی کتاب میں ان کی مداح سرائی بھی کی۔

ولی کو نبی پر ترجیح دینے پر فتویٰ

عقیدہ کی وضاحت کے سلسلے میں یہ فتویٰ بھی لگاتے ہیں کہ: (اقوام در تفضیل ولی بر نبی و این کفریست) ²¹ "جو لوگ ولی کو نبی پر ترجیح دیتے ہیں وہ کھلے کفر میں مبتلا ہیں۔" اس کے بعد آپ نے بعض انبیاء کے بچپن کا ذکر فرماتے ہوئے اس موقف کی تائید کی ہے کہ انبیاء پیدائشی اور طبعی طور پر وہی اخلاق کریمہ کے مالک ہوتے ہیں۔ اور قرآنی آیات سے ثابت کرتے ہیں مثلاً حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ: {وَآتَيْنَاهُ الْكُتُبَ صَبِيًّا} ²² اور ہم نے انہیں بچپن ہی سے حکمت و بصیرت (نبوت) عطا فرمادی تھی۔ "اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ بچپن سے ہی آپ حکمت کے مالک اور لایعنی کاموں سے پرہیز کرنے والے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا مکمل تعارف بچپن میں پیش کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ نے فرمایا: {إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا} ²³ بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ حضرت شیخ نے تاریخ طبری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت سلمان علیہ السلام حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالتے وقت بارہ سال کے تھے۔ قرآنی آیت نقل کرتے ہیں کہ: {وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ} ²⁴ اور بے شک ہم نے پہلے سے ہی ابراہیم علیہ السلام کو ان کے (مرتبہ کے مطابق) فہم و ہدایت دے رکھی تھی۔"

انبیاء علیہم السلام کے بارے میں آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب نمرود نے آپ کو آگ میں ڈالا تو عمر مبارک 16 (سولہ) سال تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کی دائر کی پکڑنا بھی اس

قبیل سے ہے حضرت یوسف علیہ السلام اور کوئے میں وہی اور حضور ﷺ کا ولادت مبارک کے وقت ہاتھ اور سر آسمان کی طرف اٹھانا اور حضور ﷺ کی زندگی سوائے دو مرتبہ کے محض قصد کے افعال جاہلیت سے دور رہنا بھی اسی قبیل سے ہے کہ انبیاء ابتداء آفرینش سے ہی پاکیزہ اوصاف و کمالات کے مالک ہوتے ہیں۔²⁵ اس کے بعد حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ انبیاء کو تو اتر کے ساتھ نجات ربانی ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ غایت درجہ کے مقام و مرتبہ پر فائز ہو جاتے ہیں اور یہ تمام کمالات انبیاء کو بغیر محنت کاوش اور کسب کے ہی حاصل ہو جاتے ہیں،²⁶ {وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا} ²⁷ اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور (سن) اعتدال پر آگئے تو ہم نے انہیں حکم (نبوت) اور علم و دانش سے نوازا۔"

عصمت انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ

حضرت شیخ عصمت انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے یہ عقیدہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ انبیاء کی تمام صفات اولیاء میں نہیں پائی جاسکتی بلکہ اولیاء میں بعض صفات انبیاء کی پائی جاتی ہیں لکھتے ہیں کہ: (بعضی اولیاء را نیز بعضی صفات ناشی میگردانیدند در کل و عصمت خاصہ انبیاء است صلوة اللہ وسلامہ علیہم²⁸) اگرچہ اولیاء انبیاء کے بعض محاسن و کمالات سے متصف ہوتے ہیں لیکن تمام صفات میں نہیں ہو سکتے اور عصمت تو صرف انبیاء کے ساتھ ہی خاص ہے۔

اس کے بعد حضرت شیخ نے حضور کے اخلاق کریمانہ کا تذکرہ بے مثال آیات قرآنیہ اور احادیث کی روشنی میں کیا ہے اور حدیث عائشہ "كَانَ حُلُقُهُ الْقُرْآنَ"²⁹ کے مفہوم کو واضح فرماتے ہیں اور ادب کے پہلو کو نہایت لطیف پیرائے میں ثابت کرتے ہیں کہ قرآن آپ ﷺ کا خلق تھے یہ معنی حضور ﷺ کے اخلاق کی عظمت اور اس کے لامتناہی ہونے کے بیان میں بہت واضح ہے۔ مزید حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ: (و بعضی گفتہ اند کہ چنانچہ معنی قرآن غیر متناہی است ہمچنین آثار و انوار و اوصاف جمیدہ و اخلاق آنحضرت غیر متناہی اند و در حال و احوال متجدد میشود از مکالم اخلاق و محاسن و آنچه افاضہ میکنند اللہ تعالیٰ پر وسی از معارف و علوم کہ نمیراند آنرا جزوی تعالیٰ³⁰) یعنی ہر طرح کے قرآنی علوم و معارف غیر متناہی ہیں اور آپ ﷺ کے محاسن و فلاح ہر حال میں تازہ ہوتے رہتے ہیں اور آپ ﷺ کے علوم و معارف کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

حضور ﷺ کی رسالت عامہ کا بیان

اس ضمن میں حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام بنی نوع انسان کی طرح مبعوث فرمایا آپ ﷺ کی رسالت صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ کائنات کی تمام مخلوقات کے لئے آپ ﷺ کی رسالت، مواہب اللدنیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ بعثت کی وسعت اس حد تک ہے کہ ملائکہ کے بھی آپ ﷺ ہی ہیں۔ اس پر قرآنی دلیل کہتے ہیں کہ قرآن میں ارشاد ہے: {لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا} ³¹ تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرسانے والا ہو جائیں۔

مزید حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ: (بعض محققین از اہل بصیرت گفتہ اند کہ محمد رسول اللہ مبعوث بہ تمام اجزائے عالم است شامل حیوانات و نباتات و جمادات و لیکن ارسال باہل عقل از برای تعلیم و تکلیف و تبشیر و انذار داند امت و بغیر ایشان بنا برافاضہ و ایصال بنا برکمال کہ لائق حال ایشان باشد) ³² بعض محققین اہل بصیرت کا یہ کہنا ہے کہ حضور ﷺ کی رسالت عالم کے تمام اجزاء حیوانات، نباتات اور جمادات کے لیے ہے لیکن اہل عقل کی طرف رسالت تبشیر اور انذار اور غضب الہی سے بچانے اور ڈرانے کے لئے ہے۔

حضرت شیخ صبر و حلم اور عفو کے بارے میں ایک اعتراض اٹھاتے ہیں کہ ابن حظل اور عقبہ بن ابی معیط کے قتل کا حکم صادر فرمانے کے بعد "ما انتقم لنفسه" ³³ کہ کبھی اپنی ذات کی خاطر بدلا نہیں لیا کیسے صحیح ہو گا؟ جواب میں لکھتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی ذاتی گستاخی کے بعد اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو بھی پامال کرتے تھے۔ اور بعض علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ بدلہ نہ لینے سے مراد یہ ہے کہ اگر ایسا سبب ہو جو حد کفر کو نہ پہنچے اس کا بدلہ نہ لیتے تھے۔ ³⁴

تواضع ادب اور حسن معاشرت

حضرت شیخ حضور ﷺ کی تواضع ادب اور حسن معاشرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کمالات میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے کے باوجود تواضع سے کام لیتے تھے۔ ارشاد نبوی ہے: {من رای لنفسه قيمة فلیس له فی التواضع نصیب} ³⁵، جو شخص اپنے آپ کو قیمتی جانتا ہے اس کے لیے تواضع کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ ازواج کی پاسداری کرتے ان کے ساتھ استراحت فرماتے بعض مواقع میں حضرت عائشہ کے ساتھ دوڑ کی سابق فرمائی اور لکھتے ہیں کہ جو شخص حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ کو اہل و عیال اصحاب و فقرا اور مساکین

ویتنامی اور بیوہ گان، مہمانوں اور آنے جانے والوں کے ساتھ حسن سلوک کو دیکھے گا وہ جان لے گا کہ حضور ﷺ کے قلب انور میں غایت درجہ نرمی اور مہربانی ہے کہ مخلوق اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی کیونکہ یہ سب معجزات اور آپ ملی تعلیم کی نبوت کی نشانی تھی۔³⁶

حضور ﷺ کا وقار خاموشی اور مروت کا تذکرہ

اس ضمن میں حضرت شیخ حضور ﷺ کا علم وقار اور سنجیدگی کا تذکرہ احسن انداز میں تفصیل کرتے ہیں کہ اکثر آپ ﷺ کی نشست مبارک احتباء کی وضع پر ہوتی تھی۔ احتباء سے مراد زمین پر بیٹھ کر گھٹنے اٹھا کر پنڈلیوں کو ملا کر بیٹھا جائے۔ اور کمی نشست مربع ہوتی حضور ﷺ بہت زیادہ خاموشی پسند اور ضرورت کے وقت ہی کلام فرماتے۔³⁷ ابن ابی ہالہ کی روایت کے مطابق حضور ﷺ کی خاموشی کا سبب چار چیزیں تھیں: علم، حذر یعنی خشیت الہی، تقدیر، تفکر۔³⁸

زہد خوف و خشیت الہی اور کثرت عبادت

زہد کے متعلق حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ص ﷺ نے کبھی مسلسل تین دن تک شکم سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی مزید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی سے شکایت نہ کی اور آپ ﷺ کے نزدیک غنی سے فاقہ کشی محبوب تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دعا فرماتے: {اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ بَيْتِي قُوْتًا} ³⁹ اے اللہ امیرے گھر والوں کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔ لکھتے ہیں کہ خشیت الہی حضور ﷺ کی حق تعالیٰ کے علم اور معرفت کے بقدر تھی۔ اس ضمن ایک اور روایت حضرت علی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: (واذ علی مردیست کہ گفته بر سیدم رسول خدا از طریقہ وصال وی فرمودہ، المعرفۃ راس المالی والعقل اصل دینی والحب اساسی، والشوق مرکبی، و ذکر اللہ انیس، والشفقہ کنزی، والحزن رفیقی والعلم سلاجی، والصبر رد آنی، والرضاء غنیمتی، والفقہ فخری، والزهد حرفتی، والیقین قول، والصدق شفیقی، والاطاعۃ جی، والجماد خلقی، وقرۃ عینی فی الصلوۃ وثمرۃ نوادی فی المذکر، و غمی لاجل امتی، وشوق الی ربی)⁴⁰ حضرت علی سے حدیث مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میری مالداری کی بنیاد معرفت، عقل میرے دین کی اصل، محبت بنیاد، شوق سواری، اللہ کا ذکر میرا انیس، شفقت میرا خزانہ، غم میرے دوست، علم میرا ہتھیار، صبر میری چادر، رضاء میری غنیمت، فقر میرا فخر، زہد میری حرفت، یقین میری قوت، صدق میرا شفیق، اطاعت میری محبت، جہاد میرا اخلاق، میری

آنکھوں کی ٹھنڈک نماز، میرے دل کا پھل ذکر، اور میرے غم میری امت کی خاطر، اور میرا شوق اپنے رب کی طرف ہے۔⁴¹

فضیلت حضور ﷺ کا تذکرہ

اس باب میں حضرت شیخ نے حضور ﷺ کی فضیلتوں اور تو قرآن کریم کی بے شمار آیات کی روشنی میں بطریق احسن و تفصیل سے بیان فرمایا ہے کے کلمہ طیبہ ہی شاہد ہے حضور ﷺ کی عظمت و رفعت شان اور علوم مرتبت پر اور کوئی بزرگی اور قدر و منزلت حضور ﷺ کی عظمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس کے بعد چند آیات قرآنیہ بطور اجتہاد بیان کرتے ہوئے: {وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ} ⁴² کا حوالہ دے کر حضور ﷺ کی رحمت کا بیان تفصیل سے کرتے ہوئے یہ واضح کرتے ہیں کہ: حضور ﷺ سارے جہانوں کے لئے عموماً انسان اور پھر اہل ایمان کے لئے کسی طرح خصوصاً رحمت بن کر آئے ہیں لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا مومنوں پر رحمت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ مظہر و مصدر رحمت ہیں: (پس آنحضرت رحمت است مومنان بالفعال وسائرنامس رابالقوہ وبعض) ⁴³ حضور ﷺ مسلمانوں کے لیے بالفعل اور تمام لوگوں کے لئے بالقوہ رحمت ہیں۔ مزید یہ لکھتے ہیں کہ: (وبعض علماء عامر دارند بالفعل رحمت شمارکنند) ⁴⁴ علماء آپ ﷺ کی رحمت بالفعل سب کے لئے تسلیم کرتے ہیں۔ مزید لکھتے ہیں کہ: (چنانکہ گویند مومن رارحمت بھدایت و منافق رارحمت است بامان از و کافی رارحمت است بتاخیر از عذاب و تعجیل آن در دنیا و قتل آنحضرت ایشان را اوھلاک مفسدان نیز رحمت است کہ سب نظام عالم و تربیت مصلحان چنانکہ بریدن شاخھائے مفسد کہ سب صلاح شاخھائے بار آور است)۔ ⁴⁵

حضور ﷺ کی رحمت مومنوں کو ہدایت منافقین کو امن اور کفار کو تاخیر عذاب کے انداز میں میسر ہے۔ (اور پھر ایک اہم بات لکھتے ہیں کہ اگر حضور ﷺ رحمت ہیں تو کفار کو قتل کیوں کرتے ہیں جہاد کس لیے ہے؟) (اس کا جواب یوں دیتے ہیں) کہ اس میں رحمت اس انداز میں پوشیدہ ہے کہ جس طرح درخت کی خراب پتیوں کو اکھیڑ اور کاٹا جاتا ہے اسی طرح نظام عالم کی اصلاح کی خاطر کفار سے جہاد اور مال کیا جاتا ہے کہ عالم کی اصلاح اس پر موقوف ہے۔ ⁴⁶

عظمت رسول ﷺ کے چند اہم پہلو

اور اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کثیر تعداد میں آیات قرآنیہ کی تفسیر اور تاویلات پیش کر کے حضور ﷺ کی عظمت کو بیان فرماتے ہیں۔ مثلاً لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ حضور

ﷺ کی قدر و منزلت اعزاز و اکرام یہ ہے کہ حق تعالیٰ ندا کے وقت آپ ﷺ کو نبوت اور رسالت کے وصف کے ساتھ ندا کرتے ہیں نام سے نہیں کرتے مثلاً: {يَسَاءُهَا النَّبِيُّ}،⁴⁷ {يَسَاءُهَا الرَّسُولُ}،⁴⁸ {يَسَاءُهَا الْمُرْسَلُ}،⁴⁹ {يَسَاءُهَا الْمُدَّثِّرُ}،⁵⁰ جبکہ باقی انبیا کون کے نام سے ہی ندا فرماتے ہیں: {يَلْعَيْسَى}،⁵¹ {يَلْنُوخُ}،⁵² {يَلْيَحْيَى}،⁵³ -⁵⁴

آپ ﷺ کی عظمت اور مناقب جلا میں سے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدر و منزلت کی قسم کھائے ہیں مثلاً تیرے سر کی قسم تیری زندگی کی قسم۔ {لَعْمُرِكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ}،⁵⁵ (اے حبیب مکرّم!) آپ کی عمر مبارک کی قسم، بیشک یہ لوگ (بھی قوم لوط کی طرح) اپنی بد مستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔ اس آیت کی تاویل میں حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ: (آنحضرت کہ مقید گدا نیدہ است قسم را بر بیلد کہ بلد حرام و بلد امین نام اوست و معزز مکرم است نزد حق تعالیٰ بوقت حلول و نزول وی در از گفته انف شرف الکان بالمکین)⁵⁶ کہ حضور ﷺ کی شہر کی قسم مقید کر کے اللہ تعالیٰ نے کھائی ہے کہ شہر کی عظمت اور بزرگی اور حرمت آپ کے نزول اور حلول کی وجہ سے ہے۔"

معجزات نبوت کی صداقت کی دلیل

شیخ عبدالحق محدث دہلوی معجزہ کی تعریف لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ: (امر خارق عادت کہ ظاہر گردہ بدست مدعی رسالت کہ مقرون باشد بتحدی)⁵⁷ معجزہ ایسے خلاف عادت کام کو کہتے ہیں جو مدعی رسالت کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور اس کے ساتھ تحدی بھی پائی جائے۔ "تحدیکامطلب چیلنج ہے۔ لکھتے ہیں کہ جمہور علماء کے نزدیک معجزہ میں تحدی شرط نہیں ہے آنحضور ﷺ کے بے شمار معجزات ایسے ہیں جن میں تحدی پائی جاتی۔ اس کی تعریف میں مدعی رسالت کے ہاتھ پر ظاہر ہونے کی قید کافی ہے۔"

(رسمن مشهور است کہ آنچہ از مدعی رسالت واقع شود آنرا معجزہ گویند، و آنچہ از غیر نبی واقع شود اگر مقرون بکمال و معرفت و استقامت باشد کہ ولایہ عبادت از آنست کرامت است و آنچہ از علوم مومنان از اهل اصلاح و قوم باہد آنرا معونت نامند و آنچہ فاسقان و کافران صادر گردہ استدراج گویند)⁵⁸ اور یہ بات مشہور ہے کہ جو کچھ مدعی رسالت سے واقع ہوتا ہے اسے معجزہ کہتے ہیں اور جو کسی غیر نبی سے واقع ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ کمال ایمان و تقویٰ اور معرفت و استقامت ہو تو اس کا نام کرامت ہے اور اگر کسی عام مومن اور صالح سے صادر ہو تو اسے معونت کہتے ہیں اور وہ جو فاسقوں کو اور کافروں سے صادر ہوتا ہے اسے استدراج کہتے ہیں۔"

حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ: (وتمامی انبیاء و رسل معجزات است و صحیح پیغمبری بر معجزہ نیست و معجزات پیغمبر اکثر و اقوی و ابرو و الظھر و اشھر معجزات است⁵⁹) تمام انبیاء کرام صاحب معجزات تھے اور کوئی بھی نبی بغیر معجزات کے نہیں رہا البتہ ہمارے پیغمبر کے معجزات تمام انبیاء سے افضل اکثر اعلیٰ اظہر اور اشہر ہیں۔ "معجزات کے باب میں حضرت شیخ نے حضور ﷺ کے تقریباً 11 بڑے معجزات کا ذکر فرمایا ہے جن میں سب سے اول یہ ہے کہ آپ ﷺ کا امی ہونا آپ خود بھی اس پیدا ہوئے جس شہر اور لوگوں میں آپ کی پیدائش پرورش اور نشوونما ہوئی وہ بھی علم سے نا آشنا تھے آپ ﷺ نے کبھی علم کی خاطر کسی شہر کا سفر حصول علم کے لئے نہیں فرمایا کہ کسی عالم سے علوم اور معرفت حاصل کرنے اس کے باوجود آپ ﷺ نے ایسی محبت قائم فرمائی کہ جہاں بھر کے عالم اور نقاد بھی اس کی مشکل نہیں لاسکے۔⁶⁰

معجزہ اعظم قرآن کریم اور اس کے وجوہ اعجاز

آپ ﷺ کے معجزات میں سب سے قومی روشن باقی رہنے والا اور مشہور تر معجزہ قرآن کریم ہے۔ حضرت شیخ کہتے ہیں کہ: (و قرآن مشتمل است بر معجزات کثیرہ بانی حساب کہ واقعتاً اعجاز باقصر سورہ ازاں⁶¹) قرآن کریم معجزات کثیرہ کا مجموعہ ہے بایں صورت کہ ایک چھوٹی سورت کے اندر پوشیدہ معجزات کو بھی کوئی شمار نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم کے اعجاز متعدد ہیں قرآن کریم کے اعجاز متعدد میں ان کی تفصیل وجوہ اعجاز کی معرفت پر موقوف ہے اور اجمالی طور پر معرفت اعجاز اس طرح ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے تحدی فرمائی کہ اس کے مثل ایک سورۃ کے لانے کا چیلنج کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: {وَإِنْ كُنْتُمْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ} ⁶² اور اگر تم اس (کلام) کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے (برگزیدہ) بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔ "چنانچہ لوگ اس کے ساتھ معارضہ کرنے میں عاجز ہو گئے۔ وجوہ اعجاز قرآن کے متعلق حضرت شیخ نے جو کچھ اس عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی اعجاز کی وجوہات کی کل تعداد میں تقریباً دس بڑے وجوہ گنوائے ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ وجوہ قرآن معجزہ نبوی ہے جن کی طرف تفصیل درج ذیل ہے: 1- ایجاز اور بلاغت، 2- نظم عجیب اور اسلوب غریب، 3- نبی خبروں پر آیات و واقعات، 4- علوم و معارف کا مجموعہ، 5- دلیل اور مدلول کا اجتماع، 6- نظم اور نثر کا پیرا یہ، 7- اجزاء کی مشکلات انواع و اقسام کے مضامین کا باہم مربوط و

پیوست ہونا، 8- آیات باقی رہنے والی، 9- حفاظ اور قراء کے لئے آسان ہوتا، 10- قاری قرآن اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا۔⁶³

مندرجہ بالا وجوہ اعجاز کی تفصیل حضرت شیخ نے بیان کی ہیں ان کا پہلی چار سورتوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: (این چہار وجہ اعجاز ظاہر است کہ صحیح خفائی نہ دارد۔ و محسوس است انکار آن حکم انکار بدیہات و محسوسات دارد و کائن و ثابت است در ذات قرآن است ذکر کردہ اندر کہ ممتاز و منفرد است قرآن بدان و شریک نیست صحیح کلامی باوی⁶⁴) یہ چار وجوہ اعجاز ظاہر ہیں ان کا انکار بدیہات اور محسوسات کا انکار اور اس کے علاوہ دیگر چیزیں دراصل قرآن کی صفات ہیں جنہیں بطور معجزہ ذکر کیا جاتا ہے یہ ایسی صفات ہیں کہ قرآن سے ممتاز اور منفرد ہو جاتا ہے اور کوئی کلام ان میں اس کا شریک نہیں۔"

اس ضمن میں حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ: ہر زمانہ میں اصل ذوق شہسواران خطابت، فصاحت اور بلاغت کے انتہاؤں کو چھونے والے موجود رہے ہیں لیکن قرآن کے کمالات کے آگے عجز ہو گئے اور اس کے مقابلے میں کوئی کتاب پیش نہیں کر سکے نہ قرآن کریم پر طعن اور قدح صریح پر قادر ہو سکے۔ (وہر عصر میلود بود از اہل بیان و کمل اہل لسان و آئمہ بلاغت و فرسان کلام و جانہ جرات و ملاحظہ و اعدائے دین و دنیا وارد نکرد صحیح کی در معارضہ آن و تالیف نہ کرد در مناقصہ آن و قادر نشد و بریک وجہ اعجاز قادر نشد سالانکہ اعجاز قرآن وجود کثیرہ دارد⁶⁵) بے شمار وجود اعجاز میں سے کسی ایک پر بھی قادر نہیں ہو سکے اللہ اعدائے دین و دنیا میں ہمیشہ عاجزی ہی رہے قرآن کے مقابلے میں اور جس نے بھی مارنے کی کوشش کی وہ خواری کا مقدر ہی سمیٹ سکا۔

معجزہ قرآن کریم کے علاوہ حضرت شیخ نے دیگر مشہور معجزات مثلاً شوقِ قمر اس کے ضمن میں عقلی سوال و جواب کا انگلشت ہائے مبارک سے پانی کا جاری ہونا، کم پانی کا زیادہ ہونا تو عام کے معجزات حیوانات سے کلام اور ان کی اطاعت ہرن کا کلام کرنا نباتات کی اطاعت جمادات کی اطاعت بیماروں کو تندرست کرنا وغیرہ معجزات نبوی کو تفصیل سے بیان فرما کر جلالی نبوت کی بحث کو واضح فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کی کرامات و برکات اطلاع بر علوم غیبیہ حفاظت و عصمت مصطفیٰ کریم ﷺ کے علوم خصائص کا تذکرہ اور اس مضمون کے آخر میں معجزات کے تذکرے کا مکمل بیان ہے اس ضمن میں حضرت شیخ تحریر فرماتے ہیں کہ جس پیغمبر کے زمانے میں جو علم و ہنر کمال پر تھا اس کے مطابق انبیاء کو معجزات بھی عطا کئے گئے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ

کے زمانے میں اہل علم کی انتہا جادوگری تھی تو موسیٰ بھی اسی مجرے کے ساتھ مبعوث ہوئے جو اس کے مشابہ تھی موسیٰ نے وہ چیز پیش کر دی جو ان کی قدرت سے باہر تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فن طب بڑے عروج پر تھا اہل طب بہت زیادہ فخر و مباہات کیا کرتے تھے حضرت میں نے ایسی چیز پیش فرمادیں کہ مثلاً مردے کو زندہ کرنا انہوں کو بینائی دینا یہ تمام چیزیں معالجہ طب سے ناممکن تو تھی ایسے ہی تمام انبیاء کے معجزات تھے۔⁶⁶

آپ ﷺ کو جب مبعوث فرمایا تو اہل عرب کے تمام معارف و علوم چار تھے: 1- فصاحت و بلاغت، 2- ایجاز، 3- شعر گوئی، 4- خبروں کہانت۔ حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ: وجملہ معارف عرب و علوم ایشان چہار بود بلاغت و شعر و غیر و کہانت پس فرشادہ شد بروی قرآن کہ عارق این چہار است کہ مشتملست بر فصاحت و ایجاز و بلاغت خارجه از نبط کلام اہشان و نظم غریب و اسلوب عجیب کہ داہ نیافتند۔⁶⁷ اہل عرب کے تمام جملہ معارف و علوم چار تھے حق تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا جو ان چاروں کا خارق تھا جو ایسی فصاحت و بلاغت ایجاز نظم و اسلوب عجیب پر مشتمل ہے جو ان کے طریقہ کلام سے مختلف اور خارج ہے۔

اس کے بعد حضرت شیخ نے حضور ﷺ کے معجزات کی برتری دیگر انبیاء کے معجزات پر ثابت کرتے ہوئے مختصر بحث کی ہے اور چند وجوہات اور وجوہات ترجیح ذکر کی ہیں۔ ایک یہ کہ انبیاء کے معجزات مدت کے ساتھ ختم ہو گئے لیکن حضور ﷺ کا معجزہ نہ فنا ہوا اور نامعدوم ہوا اور ناہی منقطع ہو گا۔ دوسری وجہ ترجیح بر معجزات دیگر انبیاء پر بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے معجزات وحی اور کلام ہونے کے سبب ہیں جس میں تخیل اور تشبیہ ممکن نہیں دیگر تمام انبیاء کے معجزات معاندین کے مطالبے کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتے ہیں مثلاً عصائے موسیٰ علیہ السلام اور اونٹنی کا نکلنا لیکن حضور ﷺ کا معجزہ قرآن کسی مطالبے کے نتیجے میں نہیں اترتا۔

حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ: وسائر معجزات رسل منقرض شد بانقرض ایشاں و معدوم گشت بعد ازمان ایشاں و معجزہ سہد ہلاک نمیشود و منقطع۔ وحی دیگر نیز ہست بسبب بودن وی و کلام کہ ممکن نیست دروی تخیل و صیلہ و تشبیہ چہ غیر اور از معجزات رسل طلب کردند معاندان و مکابران ایشائی کہ طمع کردند⁶⁸ اس کے بعد حضرت شیخ نے چند رقیہ ہائے ماثور، حضور ﷺ سے ثابت طب نبوی ذکر تعبیر الر و یارویائے نبوی اور تعبیرات نبوی باب ہفتم در اسمائے نبوی اس ضمن میں چار سو سے زائد اسمائے نبوی ﷺ کا تذکرہ فرماتے ہیں باب ہشتم میں آخرت کے حوالے سے حضور کے مخصوص درجات فضائل و کمالات مثلاً شفاعت اور مقام محمود، ذکر مقام، وسیلہ اور وجہ رفیعہ، باب نہم میں حقوق و واجبات نبوت ایمان میں کمی بیشی کا مسئلہ حضور

ﷺ سے وجوب محبت، علامات محبت رسول ﷺ مثلاً متابعات دلیل محبت ہے محبت مطالعہ نعمت سے ابھرتی ہے نعمت پر جتنی اطلاع ہوگی اتنی ہی محبت طاقتور ہوگی حضور ﷺ کی مطابقت سے بڑھ کر کوئی مقام افضل نہیں حضور کا ذکر تنظیم و توقیر ندائے حبیب کا شوق ہر اس شخص سے محبت جو حضور ﷺ سے تعلق رکھتا ہو خواہ صحابہ یا اہل بیت ہو علماء صلحاء سے محبت قرآن کریم سے محبت ذوق، قرآن فہمی، حسن صوت میں قرآن وغیرہ یہ تمام علامات محبت بسط و تفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔⁶⁹

نتائج:

- شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ایک بڑی خدمت، ان کی کتاب مدارج النبوة ہے کہ انہوں نے مسلمانان ہند کے بکھرے ہوئے شیرازے کو اپنے علم کے ذریعے منظم کر دیا اور ان میں دینی غورو فکر کی وہ صلاحیتیں ابھار دیں جنہوں نے مسلمانوں کے معاشرے میں ایک نئی جان ڈال دی۔
- حقیقت یہ ہے کہ سترہویں صدی میں مسلمانوں کی مذہبی سیاسی علمی اور سماجی اصلاح و تربیت کا سہرا شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہی کے سر ہے۔ ان بزرگوں نے زمانے کی مذہبی بے راہ روی کو دور کیا اور علوم اسلامی کے احیاء کے لیے پر خلوص جدوجہد کی۔
- شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تصنیف مدارج النبوة کا یہ تحقیقی جائزہ ہمیں نبوت کے اہم موضوعات پر گہرائی اور وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالتا ہے۔ اس مقالے نے نہ صرف انبیاء کی صفات اور نبوت کے فلسفے کو واضح کیا بلکہ اس بات پر بھی زور دیا کہ نبوت کا تصور صرف تاریخی حقائق پر مبنی نہیں بلکہ اس کی روحانی اور عقلی بنیادیں بھی مضبوط ہیں۔
- شیخ دہلوی نے اس کام میں روایت اور عقل دونوں کا توازن برقرار رکھتے ہوئے ایسے دلائل پیش کیے جو اہل سنت کے عقائد کی حفاظت کرتے ہیں اور ساتھ ہی دور جدید کے علمی سوالات کا جواب بھی دیتے ہیں۔
- تحقیق میں یہ بات نمایاں طور پر سامنے آئی کہ نبوت کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے صرف ظاہری پہلو کافی نہیں، بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق، معجزات، اور ان کی رسالت کے مقاصد کو بھی جاننا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ عبدالحق نے نہ صرف انبیاء کی خصائص اور شمائل پر تفصیلی بحث کی بلکہ مکارم اخلاق اور معجزات کی اہمیت پر بھی خاص توجہ دی۔
- یہ مطالعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مدارج النبوة نہ صرف ایک قدیم علمی اثاثہ ہے بلکہ آج کے دور میں بھی نبوت کے فلسفہ کو سمجھنے اور اس کی تائید میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

- یہ مقالہ اسلامی عقیدے کی جدید تشریح کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ہے جو فکری الجھنوں اور شبہات کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ آخر میں کہا جاسکتا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی یہ تصنیف مسلمانوں کے لیے علمی رہنمائی کا خزانہ ہے جو نبوت کے موضوع پر گہری بصیرت اور عقلی وضاحت فراہم کرتی ہے۔

ہوامش:

-
- 1 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, Translated by Mufti Ghulam Najm Uddin Naeemi (Lahore, Shabeer Brothers, 1998), 1: 17.
 - 2 At-Tirmirzi, Abu Eisa Muhammad bin Eisa (Beirut, Dar al-Gharb al-Islami, 1996), Hadees Number, 2811, 4: 503.
 - 3 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 17.
 - 4 Ibid, 1: 17.
 - 5 At-Tirmizi, Muhammad bin Eisa, Jami at-Tirmizi (Jordan, Al-Maktabah al-Islamiyyah, 1431AH), Hadees No# 244, 1: 55.
 - 6 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 17.
 - 7 Al-Baihaqi, Abu Bakkar Ahamd bin Hussain, Dalail an-Nubuwwah, Translated by Muhammad Ismail al-Jarvi (Karachi, Darul Ishaat, 2009), 26.
 - 8 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 20.
 - 9 Ibid, 1: 22.
 - 10 Ibid, 1: 23.
 - 11 As-Salabi, Abu Ishaq Ahmad bin Ibrahim, Al-Kashf al-Bayan an Tafseer al-Quran (Saudi Arabia, Jeddah, Dar at-Tafseer, 1436 / 2015), 27: 158; Muttaqi al-Hindi, Ala Uddin, Ali bin Hassam Uddin, Kanz al-Aamal fi Sunan al-Aqwal wal-Afaal (Beirut, Muasasatur Rislal, 1405 / 1985), 11: 406; Al-Maliki, Qadi Iyaz, Ash-Shifa betareef Huqooq Mustafa, translated by Mawlana Abdul Hakeem Khan Akhtar (Lahore, Maktaba Nabaviyyah, 2003), 1: 189.

- 12 Al-Qushairi, Muslim bin Al-Hajjaj, Saheeh Muslim (Turkey, Dar at-Tibaa al-Amirah, 1334), 2: 44; Imam Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad (Beruit, Muassatur Risalah, 1421 / 2001), 12: 366.
- 13 Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Saheeh al-Bukhari (Beruit, Dar Tooq an-Najah, 1422), 1: 21; Al-Qushairi, Muslim bin Al-Hajjaj, Saheeh Muslim 1: 53.
- 14 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 24.
- 15 Ibid, 1: 28.
- 16 Al-Furqan 25: 63.
- 17 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 43.
- 18 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 48.
- 19 Ibid, 1: 48.
- 20 Ibid, 1: 49.
- 21 Ibid, 1: 204.
- 22 Maryam 19: 12.
- 23 Maryam 19: 30.
- 24 Al-Anbia 21: 51.
- 25 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 157.
- 26 Ibid, 1: 157.
- 27 Al-Qasas 28: 14.
- 28 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 204.
- 29 Al-Qushairi, Muslim bin Al-Hajjaj, Saheeh Muslim, Hadees No# 746, 2: 168; Imam Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad, 14: 148.
- 30 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 92.
- 31 Al-Furqan, 25: 1.
- 32 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 240.
- 33 Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Saheeh al-Bukhari, Hadees No# 6853, 8: 174.
- 34 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 161.
- 35 Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Saheeh al-Bukhari, Hadees No# 6853, 8: 174.
- 35 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 161.

-
- 35 Al-Ghazali, Imam Abu Hamid, *Ihya Uloom Uddin*, Translated by Dr. Nadeem al-Wajidi (Karachi, Darul Ishaat, 1998), 3: 529.
- 36 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, *Madarij an-Nubbuawah*, 1: 43.
- 37 Ibid, 1: 84.
- 38 Al-Maliki, Qadi Iyaz, *Ash-Shifa betareef Huqooq Mustafa*, 1: 198.
- 39 Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Saheeh al-Bukhari*, Hadees No# 6096, 5: 2372; Al-Qushairi, Muslim bin Al-Hajjaj, *Saheeh Muslim*, Hadees No# 1055, 3: 103; Imam Ahmad bin Hanbal, *Musnad*, 12: 96.
- 40 Al-Maliki, Qadi Iyaz, *Ash-Shifa betareef Huqooq Mustafa*, 1: 202.
- 41 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, *Madarij an-Nubbuawah*, 1: 89.
- 42 Al-Anbiaa 21: 107.
- 43 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, *Madarij an-Nubbuawah*, 1: 90.
- 44 Ibid, 1: 91.
- 45 Ibid, 1: 91.
- 46 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, *Madarij an-Nubbuawah*, 1: 92.
- 47 Al-Anfal 8: 65.
- 48 Al-Medah 5: 41.
- 49 Al-Muzammil, 1: 73.
- 50 Al-Mudassir, 1: 74.
- 51 Al-Maedah 5: 110.
- 52 Hud 11: 32.
- 53 Maryam 19: 12.
- 54 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, *Madarij an-Nubbuawah*, 1: 92.
- 55 Al-Hijr 15: 72.
- 56 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, *Madarij an-Nubbuawah*, 1: 93.
- 57 Ibid, Ibid, 1: 96.
- 58 Ibid, 1: 229.
- 59 Ibid, 1: 230.
- 60 Ibid, 1: 229-230.
- 61 Ibid 1: 231.

62 Al-Baqarah, 2; 23.

63 Dehlavi, Shaykh Abdul Haq, Madarij an-Nubbuawah, 1: 267.

64 Ibid, 1: 288.

65 Ibid, 1: 288.

66 Ibid, 1: 310.

67 Ibid, 1: 312.

68 Ibid, 1: 320.

69 Ibid, 1: 324, 500.